پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب
اسلامی یونیورسٹی ریاض

ترجمہ و تلخیص
عطاء الرحمن ثاقب

# سود

محترم پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب نے "التدابیر الواقیۃ من الربا فی الاسلام" یعنی "اسلام میں سود سے بچاؤ کی تدابیر"، کے عنوان سے ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔ اس تصنیف پر ڈاکٹر صاحب کو ریاض یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی تھی موضوع کی اہمیت اور کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کی تلخیص قسط وار شائع کی جا رہی ہے۔ امید ہے قارئین اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

ادارہ

سود کے لیے عربی زبان میں "ربا" کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا لغوی معنی ہے "بڑھنا اور زیادہ ہونا" کہا جاتا ہے "أربى فلان على فلان" یعنی فلاں فلاں سے بڑھ گیا۔ "ربا الشئ" اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی چیز میں اضافہ ہو جائے "الربوۃ" اس زمین کو کہتے ہیں جس کی سطح عام زمین سے بلند ہو۔ "اربى فلان على فلان" کا معنی ہے: فلاں نے اپنے مال میں اضافہ کر لیا۔

اس لفظ کے مشتقات قرآن و حدیث میں بھی استعمال ہوئے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے، "ویربی الصدقات"(۱) یعنی اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا ہے اور ان کے اجر و ثواب میں اضافہ کرتا ہے۔ "کمثل جنۃ بربوۃ اصابھا وابل

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۵

فآتت أكلها ضعفين"(۱) اس آیت میں "ربوۃ" سے مراد اونچی جگہ ہے۔" فسالت أودية بقدرها فاحتمل السّيل زبدا رابيا"(۲) یہاں بھی "رابیا" سے مراد "اونچا اور بلند" ہے۔" وترى الأرض هامدة فاذا أنزلنا عليها الماء اهتزّت وربت "(۳) اس آیت میں "ربت" کا لفظ زمین کے پھولنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

سنت مطہرہ میں بھی "ربا" کے مشتقات کئی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔ حدیث نبوی ہے " ما تصدّق أحد بصدقة من طيّب إلّا أخذها الرحمٰن بيمينه وإن كانت تمرة فتربو في كفّ الرحمٰن حتى تكون أعظم من الجبل"(۴) "جب کوئی شخص اپنی حلال کمائی میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور اللہ حلال کے سوا کوئی چیز قبول بھی نہیں فرماتا ——— تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں ہاتھ سے وصول کرتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور ہی ہو اللہ کی راہ میں دی ہوئی وہ کھجور پرورش پاتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑی ہوجاتی ہے"

اس حدیث میں "تربو" کا معنی ہے "تزید"

ایک دوسری حدیث ہے" وكان البيت مرتفعا من الأرض كالرابية تأتيه السيول فتأخذ عن يمينه وشماله" (۵)

یہ حدیث حضرت اسماعیل علیہ السلام اور آپ کی والدہ کی ہجرت کے واقعہ کے ضمن میں بخاری شریف میں آئی ہے جس کا مفہوم ہے کہ بیت اللہ کی سطح عام زمین سے بلند تھی، جب سیلاب آتا تو اس کے دائیں بائیں سے ہوکر گزر جاتا ہے"

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

---

(۱) سورۃ البقرۃ آئت ۲۷۶۔
(۲) سورۃ الرعد آئت ۱۷۔
(۳) سورۃ الحج آئت ۵۔
(۴) مسلم شریف۔ کتاب الزکوٰۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب۔
(۵) صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء۔

مہمانوں والا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں " ماكنّا نأخذ من لقمة الا ربا من أسفلها أكثر منها " (۱) یعنی ہم نوالہ لیتے تھے اور اس کے نیچے والا کھانا پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتا تھا۔

علمائے لغت بھی "ربا" کا یہی معنیٰ بیان کرتے ہیں۔ علامہ ابن منظور الافریقی لکھتے ہیں۔

"ربا الشئ يربو رُبُوًّا " یعنی کسی چیز کا بڑھنا اور پرورش پانا۔ قرآن مجید میں ہے " ويربي الصدقات" یعنی اللہ صدقات کی پرورش کرتا ہے۔ اسی سے "ربا" یعنی سود کی اصطلاح اخذ کی گئی ہے اور اس کا مفہوم ہے مال کا بڑھنا اور زیادہ ہونا کہا جاتا ہے:

" ربا السويق" یعنی ستو پانی میں بھگونے کی وجہ سے پھول گئے۔ اسی سے ہے " اهتزت وربت" یعنی زمین کا پھولنا۔ قرآن مجید میں ہے " فأخذهم أخذة رابية" یعنی اللہ نے ان کی ایسی گرفت کی جو دوسری گرفتوں سے بڑھ کر تھی"۔ (۲)

زمخشری لکھتے ہیں " ربا المال يربو" یعنی مال کا زیادہ ہونا۔ " يربي الصدقات" اللہ صدقات کے مال کو بڑھاتا رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے " أربى فلان على فلان في السباب" یعنی فلاں فلاں سے فحش گوئی میں آگے بڑھ گیا۔ " ربا الجرح " یعنی زخم بڑھ گیا " زبد رابٍ" یعنی پھولی ہوئی جھاگ (۳)

مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہیں " ربا رُبُوًّا بروزن عُلُوًّا: زاد ونما " یعنی کسی چیز کا بڑھنا اور نشو و نما پانا"۔ (۴)

امام نووی امام جوہری سے نقل کرتے ہیں " ربا الشئ يربو رُبُوًّا اى زاد." امام واحدی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں " الربا في اللغة " الزيادة یعنی "ربا" کا لغوی معنیٰ کسی چیز کا بڑھنا اور زیادہ ہونا ہے، کہا جاتا ہے " أربأ الرجل" جب کوئی شخص سود کا لین دین کرے"۔ (۵)

---

(۱) صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔ باب السمر مع الضيف والاہل۔

(۲) لسان العرب مادہ "ربا"، مطبوعہ بیروت۔

(۳) اساس البلاغہ۔ مادہ ربا ص ۱۵۳ مطبوعہ اولاد اور فاند ۱۳۷۲ھ

(۴) القاموس المحیط۔ مادہ ربا ۴/ ۳۳۴ مطبوعہ بیروت۔

(۵) تہذیب الاسماء واللغات مادہ ربا۔ جزء اول قسم ثانی : ۱۱۸۔

امام ابن الأثیر لکھتے ہیں" الربا، الأصل فیہ الزیادۃ، وربا المال یربو اذا زاد وارتفع، والاسم الربا، مقصور" یعنی "ربا" لغتاً کسی چیز میں اضافے ہونے کو کہتے ہیں "ربا المال"، یعنی مال میں اضافہ ہوگیا اور "ربا" اسم مقصور ہے" (۱)

## سود کا اصطلاحی معنی

علمائے کرام نے "ربا" یعنی سود کی تعریف مختلف نقطہ ہائے نظر سے کی ہے بعض علماء ربا کو صرف قرضوں کے سود تک محدود کرتے ہیں، بعض صرف تجارتی لین دین میں سود کو ربا سے تعبیر کرتے ہیں جب کہ دوسرے علماء اس میں دونوں قسموں کو شامل کرتے ہیں۔

### قرضوں کا سود

وہ علماء جنہوں نے سود سے صرف قرضوں کا سود مراد لیا ہے ان میں امام ابن اثیر سرفہرست ہیں۔ فرماتے ہیں" ھو فی الشرع: الزیادۃ علی اصل المال من غیر عقد تبایع" (۲)

یعنی سود شرعی اصطلاح میں اس مال کو کہا جاتا ہے جو بغیر کسی تجارتی معاملے کے راس المال سے زائد لیا جائے۔

امام واحدی کہتے ہیں" الربا اسم للزیادۃ علی أصل المال من غیر بیع" (۳) ربا اصل مال سے زائد اس اضافی رقم کو کہا جاتا ہے جو بغیر بیع وشراء کے وصول کی جائے۔

ان دونوں تعریفوں سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ان دونوں اماموں نے تجارتی لین دین میں لیے جانے والے سود کو ربا کی تعریف سے خارج سمجھا ہے۔ اسی لیے انہوں نے "من غیر عقد تبایع" اور "من غیر بیع" کی قید لگائی ہے ہو سکتا ہے انہوں نے سود کی تعریف کو قرضوں کے سود پر صرف اس لیے محدود کیا ہو کہ سود کی یہ قسم "ربا جلی" ہے جس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

---

(۱) النہایہ فی غریب الحدیث والاثر ۱/۱۹۱-۱۹۲۔

(۲) النہایہ ۱/ ۱۹۲، ایضاً لسان العرب ۱/۱۱۱۶۔